(Child Sexual Abuse) بچوں پر جنسی تشدد۔

بچوں پر جنسی تشدد کے تقریباً 80،000 واقعات رپورٹ ہو ئے ہیں، لیکن جو واقعات رپورٹ نہیں ہوئے ان کی تعداد کہیں زیادہ ہے کیونکہ بچے عام طور پر کسی کو بتا نے سے ڈرتے ہیں کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے اور قانونی طور پر اس کا تعین مشکل ہے کہ یہ واقعہ ہوا ہے یا نہیں۔ بچے پر جنسی تشدد کو سامنے آنا چاہیئے، تشدد کو روکنا چاہیئے اور بچے کو ماہرانہ مدد ملنی چاہیئے جنسی تشدد کی وجہ سے ہونے والا جذباتی اور نفسیاتی نقصان آگے چل کر بچے کے لئے بہت نقصان دہ ہوتاہے۔

بچے پر جنسی تشدد گھر میں ہو سکتا ہے، ماں باپ کی طرف سے ، سوتیلے ماں باپ کی طرف سے، بہن بھائی یا کسی اور رشتے دار کی طرف سے۔ جنسی تشدد گھر سے باہر بھی ہو سکتا ہے مثلاً دوست کی طرف سے، پڑوسی کی طرف سے، استاد کی طرف سے، بچے کا خیال رکھنے والے کسی فرد کی طرف سے یا اجنبی کی طرف سے۔ جنسی تشدد کی وجہ سے بچے میں مختلف پریشان کن جذبات، خیالات اور رویے جنم لیتے ہیں۔ کوئی بھی بچہ نفسیاتی طور پر بار بار جنسی تحریک کا سامنا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ دو یا تین سال کا بچہ جس کو یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ جنسی تحریک غلط ہے ،وہ بھی بار بار جنسی تحریک کا سامنا کرنے کی وجہ سے مختلف مسائل کا شکار ہوجاتا ہے۔

وہ بچےجو پانچ سال یا اس سے بڑے ہوتے ہیں اور جنسی تشدد کرنے والے کو جانتے ہیں وہ اس کے متعلق محبت، خیال، وفاداری اور جنسی حرکات کے غلط ہونے کےمخمسے میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اگر بچہ جنسی تعلق سے جان بھی چرانا چاہے تو تشدد کرنے والا اس کو مارپیٹ یا پیار سے محروم کر دینے کی دھمکی دیتا ہے۔ اگر جنسی تشدد خاندان کے اندر رونما ہو تو بچہ دوسرے افراد کے غصے، حسد اور شرم کے جذبات سے ڈرتا ہے یا اس کو یہ ڈر ہوتا ہے کہ یہ راز بتانے سے گھرانہ ٹوٹ نہ جائے۔

وہ بچہ جو لمبے عرصے تک جنسی تشدد کا شکار ہے عام طور پر احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے، اپنے آپ کو بے معنی یا بے کار محسوس کرتا ہے یا جنس کے متعلق غلط یا ابنارمل رائے بنا لیتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بچہ بڑوں کے متعلق بد اعتمادی ، بے یقینی پن یا اکیلے پن کا شکار ہو جائے۔ اس کے اندر خود کشی کے جذبات بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

کچھ بچے جن کے ساتھ جنسی تشدد ہوتا ہے۔ ان کو دوسروں کے ساتھ جنسی روابط کے دوسرے رابطے بنانے میں مشکل پیش آتی ہے۔ کچھ جنسی تشدد شدہ بچے آگے چل کر بچوں پر تشدد کرنے والے یا جسم فروشی شروع کردیتے ہیں یا جوانی کی دہلیز پر پہنچنے پر خطرناک مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں۔

عام طور پر بچوں پر جنسی تشدد کی کوئی واضح جسمانی علامت نہیں ملتی۔ کچھ علامات صرف ڈاکٹر کے مکمل معائنے کے بعد ہی سامنے آتی ہیں۔

وہ بچے جن کے ساتھ جنسی تشدد کیا جائے ان میں مندرجہ ذیل علامات پیدا ہو سکتی ہیں۔

1. خلاف معمول جنسی نوعیت کی چیزوں میں دلچسپی لینا یا جنس سے وابستہ ہر چیز سے گریز کرنا۔
2. نیند کے مسائل کا شکار ہو جانا یا برے برے خواب دیکھنا۔
3. ڈپریشن (اداسی) کا شکار ہو جانا یا دوستوں یا گھر والوں سے الگ تھلگ رہنے لگنا۔
4. (گمراہ کن) لبھانے والے انداز اپنانا۔
5. اس طرح کے جملے کہنا کہ ان کا جسم گندہ ہے یا اس کو نقصان پہنچ چکا ہے۔ یا اس خوف کا اظہار کرنا کہ ان کے اعضاء تناسل کچھ ٹھیک نہیں۔
6. اسکول جانے سے انکار کرنا۔
7. اسکول سے بھاگنا یا رویوں میں مسائل کا شکار ہو جانا۔
8. زیادہ تر باتوں کو خفیہ رکھنے لگنا۔
9. عصمت دری کے حوالے سے کھیل کود، ڈرائنگ یا تخیل میں اظہار کرنا۔
10. خلاف معمول غصے کا اظہار کرنا۔
11. خودکشی کی طرف مائل رویہ۔

بچوں پر جنسی تشدد کرنے والا بچے کو کسی کو بتانے کے متعلق بہت زیادہ خوف زدہ کر دیتا ہے۔ بچہ صرف اسی صورت میں بتاتا ہے جب اس کو تحفظ کا احساس خصوصی طور دیا جائے یعنی بتانے کی صورت میں اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اگر بچہ یہ کہے کہ اس کے ساتھ جنسی تشدد ہوا ہے تو والدین کو آرام سے رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور بچے کو یہ تسلی دلانی چاہیئے کہ جو کچھ ہوا ہے اس میں اس کی غلطی نہیں ۔ والدین کو بچے کا طبی معائنہ کروانا چاہیئے اور نفسیاتی امراض کے ماہر ڈاکٹر کو دکھانا چاہیئے۔

والدین مندرجہ ذیل طریقوں سے بچوں پر جنسی تشدد کے امکانات کو کم کرسکتے ہیں یاروک سکتے ہیں۔

1۔ بچوں کو یہ بتانے سے ، اگر کوئی آپ کے جسم کو ہاتھ لگانے کی کوشش کرے یا آپ کے ساتھ ایسا کام کرے جو آپ کو عجیب لگے تو اس شخص کو سختی سے منع کردیں اور مجھے (والدین) کو آکر بتائیں۔

2۔ بچوں کو سکھانے سے کہ بڑوں یا بزرگوں کی عزت کرنے کا مطلب ان کی اندھی فرماں برداری نہیں ہوتی۔ مثلاً بچوں کو یہ نہ کہیں کہ آپ ہمیشہ ہر وہ کام کریں جو آپ کے استاد ، ٹیچر یا آپ کے خیال رکھنے والے آپ کو کہیں۔

3۔ علاقے کے اسکولوں میں جنسی تشدد سے بچاؤ کے پروگراموں کی حوصلہ افزائی کریں۔

وہ بچے اور ان کے گھر والے جن کے ساتھ جنسی تشدد ہوتا ہے ان کو فوراً ماہرانہ معائنے ، مدد اور علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچوں اور نوجوانوں کے نفسیاتی امراض کے ماہر ڈاکٹر جنسی تشدد زدہ بچوں کی احساس کمتری کو کم کرنے افسوس اور گناہ کے خیالات سے نمٹنے اور اس تشدد کے اثرات سے نبردآزما ہونے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس طرح کے علاج سے بچے میں آگے چل کر جوانی میں شدید مسائل پیدا ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔